HJRS HEC Journal Recognition System
Category Y

AL-HAYAT Research Journal
Jlali Research Institute of Social Science, Lahore

ISSN (Online): 3006-4767
ISSN (Print): 3006-4759

Volume 2 Issue 2 (Jan-Mar 2025)

قرآن وحدیث کی روشنی میں خاندانی نظام کی اہمیت اور بحالی

Importance and Restoration of the Family System in the Light of the Quran and Hadith

Saima Perveen
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, The Government Women University Bahawalpur, saimanoorulhuda1989@gamil.com

Dr Shazia Ashiq
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, The Government Women University Bahawalpur, shazia.ashiq@gscwu.edu.pk

Abstract

The family, universally recognized as society's bedrock, is crucial for community stability and prosperity. However, contemporary challenges, including Western cultural influences, social media, and materialism, have weakened family bonds. This erosion manifests as diminished love, respect, and tolerance, leading to fractured relationships. Islam prioritizes a robust family system, offering a holistic framework of principles to strengthen familial ties. The Quran and Hadith provide clear guidance on the rights and responsibilities of family members, ensuring each individual understands and fulfills their role. Adhering to these teachings makes family system restoration possible. They emphasize mutual respect, compassion, and understanding, providing a moral compass for navigating family complexities and fostering love and harmony. Embracing these principles strengthens families against negative influences. Restoring the family system through Islamic teachings is vital for individual well-being and societal stability. It offers a path to rebuilding strong, resilient families that nurture individuals and contribute positively. Understanding and implementing the rights and responsibilities outlined in the Quran and Hadith allows families to rediscover the values for a thriving unit, leading to a more stable and prosperous society.

Keywords: Family System; Islamic Teachings; Social Influence; Rights and Responsibilities.

CC BY

تمہید

خاندان کے معنی و مفہوم: خاندان، فارسی زبان کا لفظ ہے جس کے لفظی معنی گھرانہ، کنبہ، قبیلہ بال بچے حسب نسب کے ہیں ایک ہی نسل کے قریبی رشتہ داروں کا مجموعہ عائلی زندگی کا مفہوم ہے۔ خاندان، معاشرے کی ایک فطری اور بنیادی اکائی ہے، وسیع پیمانے پر ممکنہ تحفظ اور مدد و تعاون کا مستحق ہے۔[1] بچپن سے لے کر بلوغت کی عمر تک پہنچنے تک بچوں کی پرورش، نشو نما اور تحفظ، خاندان کی بنیادی ذمہ داری ہے [2] شخصیت کی بھرپور اور متوازن نشونما کی خاطر، بچوں کی پرورش ایک ایسے خاندانی ماحول میں ہونی چاہئے، جہاں اس کے لئے خوشی محبت اور باہمی تعلقات، افہام و تفہیم موجود ہو[3] خاندانی اقدار کے سلسلے میں اپنے آپ سے عہد کرتے ہیں کہ بچوں کی نگہداشت، دیکھ بھال، نشو نما اور تعلیم کے سلسلے میں خاندان کے کردار کو تسلیم کریں اور اس ضمن میں تہذیبی، مذہبی اور سماجی پہلوؤں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے آزادی، وقار، اور ذاتی طور پر اپنائے جانے والی اقدار کے علاوہ اخلاقی اور تہذیبی اقدار کو مدنظر رکھیں[4]

خاندان کی اہمیت اور اسلامی تعلیمات :

اسلام نے خاندان کی اکائی کی بطریق احسن تشکیل پر زور دیا ہے، خاندان جو میاں اور بیوی کے عزیز و اقارب سے تشکیل پاتا ہے، یہی بیوی ماں کے مرتبہ جلیلہ پر فائز ہوتی ہے تو اولاد کی جنت قرار پاتی ہے، میاں اور بیوی جب ماں باپ بنتے ہیں تو اولاد کی ہمہ جہت ذمہ داریاں ان کے کندھوں کو جھکا دیتی ہیں جن سے عہدہ برآ ہونے کے لئے خالق نے پہلے سے ان کے لئے ہدایات کا انتظام کر رکھا ہے۔

"اسلامی تعلیمات کے مطابق ایک خاندان اگرچہ ایک مرد اور عورت کے نکاح کے عقد اور بندھن اور ان کے بچوں سے وجود میں آتا ہے لیکن اس میں شوہر کے والدین اور خونی رشتے کے عزیز بھی شامل ہو کر ایک وسیع خاندان کو تشکیل دیتے ہیں۔"[5]

انسان کی فطرت میں ہے کے وہ اکیلے نہیں رہ سکتا بلکہ گھر، محلہ، گاؤں اور شہر بسا کر اکھٹے رہتا ہے خاندان کے اہم رکن ماں باپ، میاں بیوی اور اولاد بنیادی حیثیت رکھتے ہیں اور یہ سلسلہ آہستہ آہستہ بڑھ کر دادا، دادی، نانا، نانی، چچا، چچی، پھوپھا پھوپھی، خالو خالہ، ماموں مامی، اور ان سب کی اولادیں مل کر ایک خاندان بناتے ہیں۔ گویا خاندان معاشرے کا بنیادی جز ہیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا

"اور اللہ ہی نے تمہارے لیے تمہارے گھروں کو سکون کی جگہ بنایا۔[6] "

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ خاندان اور گھر سکون وراحت کی جگہ ہے اور اس کی مضبوطی انسان کی فلاح وبہبود کے لیے نہایت ضروری ہے[7]

ہمارے ملک میں خاندانی نظام کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے، لیکن مغرب کی بے جا پیروی نے ہماری اس اہم روایت کو آہستہ آہستہ نقصان پہنچانا شروع کر دیا ہے۔ واضح ہے کہ اچھا خاندانی نظام نہ صرف یہ کہ ہماری قومی روایت میں ہے، بلکہ اسلام کی اہم معاشرتی اقدار میں بھی اس کو شمار ہوتا ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ شوہر ہو یا بیوی، والدین ہو یا سسرال والے یا معاشرے کی دیگر افراد تمام لوگوں کو چاہیے کہ معمولی باتوں، فضول روایات، غیر ضروری تنازیات اور سب سے بڑھ کر یہ کہ مغرب کی بیجا پیروی میں اپنے اسلامی و معاشراتی اقدر و روایات کو تباہ نہ ہونے دیں کیونکہ مغرب کا تو حال یہ ہے کہ یہ معاشرے کی نوے فیصد برائیوں اور مشکلات کی اہم ترین وجہ خاندانی نظام کی تباہی ہے۔

قرآن کی روشنی میں خاندانی نظام کی اہمیت:

قرآن مجید میں خاندان کی اہمیت کو بارہا بیان کیا گیا ہے، کیونکہ خاندانی نظام انسانی معاشرے میں توازن اور استحکام کا ضامن ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں میاں بیوی کے تعلق کو محبت اور رحمت پر مبنی قرار دیا گیا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ

اے لوگوں ہم نے تمہیں ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا[8]

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجاً لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ

CC BY

اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس نے تمہاری جنس میں سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے سکون واطمینان پاؤ اور اللہ تعالی نے تمہارے درمیان محبت اور نرم دلی کو قائم کر دیا اور اس میں یقینا غور و فکر سے کام لینے والوں کے لئے (قدرت کی نشانیاں ہیں)۔[9]

انسانوں کے علاوہ خاندان اور رشتے ناتوں کا تصور کسی بھی مخلوق میں نہیں ہے۔ یہ شرف اشرف المخلوقات انسان کو حاصل ہے کے وہ گھر میں ماں، باپ، دادا، دادی، بہن ،بھائی اور اولاد کی حثیت میں عزت و احترام، پیار و محبت سے پیش آتے ہیں۔ مرد کما کر لاتا ہے، ان کی ضرورت پوری کرتا ہے۔ اگر ان کے درمیان ان بن ہو جائے تو خوش دلی سے ان کے درمیان صلح کرا دیتا ہے۔ یہ تمام چیزیں ایک خاندان کی صورت میں ظاہر ہوتی ہیں اس لیے اسلام نے خاندان کو ایک صالح معاشرہ کی زینت بنایا ہے۔

احادیث کی روشنی میں خاندانی نظام کی ضرورت اور اس کی بقاء:

نبی کریم ﷺ نے بھی خاندانی نظام کو مستحکم رکھنے کی تاکید فرمائی۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے لیے سب سے بہتر ہو، اور میں اپنے اہل وعیال کے لیے سب سے بہتر ہو[10]۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خاندان کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور ان کے حقوق ادا کرنا دین اسلام میں انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا:

أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ

مسلمانوں میں کامل ایمان والا وہ شخص ہے جو اپنے اخلاق میں سب سے اچھا ہو، اور تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے لیے سب سے بہتر ہوں۔[11]

حدیث حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ."

جو عورت اس حال میں وفات پائے کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو، تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔"[12]

بچوں کی اسلامی تربیت میں والدین اور خاندان کا کردار:

اولاد کی تربیت والدین کی سب سے اہم ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے

يَاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔[13]

حدیث مبارکہ میں ہے:

"بے شک ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔"[14]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ، أَوْ يُنَصِّرَانِهِ، أَوْ يُمَجِّسَانِهِ، كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ، هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ؟" ثُمَّ يَقُولُ (فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

یہ حدیث اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ ہر انسان فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے، لیکن اس کے والدین اور ماحول اس کے عقیدے اور مذہب پر اثر انداز ہوتے ہیں۔[15]

والدین کے حقوق اور ان کی خدمت کی فضیلت:

والدین کے حقوق اور ان کی خدمت کی فضیلت کے بارے میں قرآن مجید اور احادیث میں بہت تاکید کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوٓاْ إِلَّآ إِيَّاهُ وَبِٱلْوَٰلِدَيْنِ إِحْسَٰنًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ ٱلْكِبَرَ أَحَدُهُمَآ أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَآ أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا

اور تیرے رب نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ اگر ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں 'اف' تک نہ کہو، نہ انہیں جھڑکو، بلکہ ان سے عزت و احترام کے ساتھ بات کرو[16]۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

OPEN ACCESS
CC BY

"وَٱخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ ٱلذُّلِّ مِنَ ٱلرَّحۡمَةِ وَقُل رَّبِّ ٱرۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرٗا"

اور ان کے لیے رحم و محبت سے عاجزی کا بازو جھکا دو اور کہو: اے میرے رب! ان پر رحم فرما، جیسا کہ انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی۔[17]

ان آیات سے واضح ہے کہ اللہ کے بعد سب سے پہلا حق والدین کا ہے ان کے ساتھ ذرا سی بھی بد تمیزی کی اجازت نہیں دی گئی، بوڑھاپے میں ان کی جسمانی مدد کرنا فرض ہے۔ والدین کی اطاعت و خدمت الاود پر فرض ہے۔

اسی طرح احادیث میں ہے :

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

"رِضَا اللَّهِ فِي رِضَا الْوَالِدِ، وَسَخَطُ اللَّهِ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ."

"اللہ کی رضا والد کے راضی ہونے میں ہے، اور اللہ کی ناراضی والد کے ناراض ہونے میں ہے۔ "[18]

"الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ شِئْتَ فَأَضِعْ ذَلِكَ الْبَابَ أَوِ احْفَظْهُ."

"والد (والدین) جنت کے درمیانی دروازوں میں سے ایک ہے، پس اگر تم چاہو تو اسے ضائع کر دو یا اس کی حفاظت کرو۔"[19]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

"أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ"

کیا میں تمہیں سب سے بڑے کبیرہ گناہوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہؓ نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ یہی وہ احسانات ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالی نے اپنے حقوق کے بعد والدین کے حقوق کا تذکرہ فرمایا۔[20] قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ واضح ہوتا ہے کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک، ان کی خدمت، عزت اور ان کے لیے دعا کرنا دین اسلام کا ایک اہم فریضہ ہے۔ جو شخص والدین کی خدمت کرتا ہے، اللہ اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیتا ہے، اور جو والدین کی نافرمانی کرتا ہے، وہ دنیا و آخرت میں نقصان اٹھاتا ہے۔

رشتہ داروں کے حقوق اور قطع رحمی کی وعید:

کسی معاشرے کے ادارے جتنے مضبوط، واضح اور منضبط ہوں گے معاشرہ اتنا مظبوط ہو گا ان کی وجہ سے معاشرے کو استحکام نصیب ہوتا ہے انہی کے سبب معاشرتی نظام کی تکمیل ہوتی ہے یہی وہ ذرائع ہیں جن سے ضروریات کی تکمیل ہوتی ہے، ان اداروں کی ساخت فرد، سازوسامان تنظیم اور عمل پر مشتمل ہوتی ہے۔ ان اداروں کے اپنے اپنے دائرہ کار ہیں جن میں یہ ادارے کام کرتے ہیں ان کے دائرہ کار کو یوں متعین کیا گیا ہے۔[21]

میاں بیوی کے حقوق کا تعین، ماں باپ اور اولاد کے مابین تعلقات بنتے ہیں، رشتہ داروں کے حقوق گھروں کے ارد گرد پڑوسیوں کے حقوق خاندان کی بنیاد مرد اور عورت رکھتے ہیں ان میں مرد کو قوامیت کے عہدے پر فائز کیا گیا بیوی کو داخلی اور خارجی تحفظ دے دیا گیا ہے۔

قطع رحمی: دین سے جڑ کر رہنا اور اس کی سب سے بڑی وجہ دین سے دوری ہے ہمارے معاشرہ میں بنیادی وجہ جائیداد کا مسئلہ ہے سب سے زیادہ جھگڑے اسی بات پر ہوتے ہیں کے یہ باپ کا گھر ہے اس میں بھائی کا حصہ اور بہن کا حصہ اسی کی وجہ سے چند پیسوں کی وجہ سے اور چند گز زمین کے ٹکڑے کی خاطر ایک دوسرے سے قطع تعلق اختیار کر لیتے ہیں۔ اگر کسی نے لڑکا یا لڑکی کا رشتہ مانگا تو رشتہ نہیں دیا تو اس وجہ سے آنا جانا ختم ہو جاتا ہے چھوٹی چھوٹی باتوں پر ناراضگیاں بڑھ جاتی ہیں۔

صلہ رحمی : "صلہ رحمی سے مراد ان رشتوں داروں سے اچھا سلوک کرنا ہے صلہ رحمی کے معنی ہیں رشتوں کو جوڑنا۔

امام بقاعی کے بقول صلہ رحمی کا جو عظیم مقام اللہ کے نزدیک ہے اس وجہ سے اس نے اس کو اپنے نام کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔[22]

" قرآن میں صلہ رحمی کی تاکید کی گئی ہے اور قطع رحمی پر شدید انکار کی وجہ سے ملت کا اس پر اتفاق ہے کہ صلہ رحمی واجب ہے اور قطع رحمی ہر صورت میں حرام قرار دی گئی ہے۔"[23]

ذوالارحام کے اور صلہ رحمی کے مختلف درجات ہیں، ان میں سب سے اعلیٰ مقام والدین کا ہے، والدین کے بعد صلہ رحمی میں حسب قرابت دوسرے رشتہ داروں کے مراتب ہیں۔

CC BY

ابھی اسلامی تعلیمات رائج نہیں ہوئی تھیں آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کا یہ عالم تھا آپ ﷺ گھر تشریف لائے تو حضرت خدیجہ آپ سے کہا آپ تو صلہ رحمی کرنے والے ہیں جو آپ کو تکلیف دینے والے ہیں آپ نے کبھی انہیں تکلیف نہیں دی آپ ﷺ کی سیرت سے پتہ چلتا ہے کے معاشرہ کے بگاڑ میں انا اور ضد کا جوڑ ہے، جب تک انا اور ضد ختم نہیں ہو گے اس وقت تک رشتے داری نہیں جوڑے گے۔اس کے بعد معاشرہ مغربی تعلیمات سے متاثر معاشرہ نے طبقاتی تقسیم کو فوقیت دی ہے اس سے غریب اور مسکین رشتے دار نظر انداز ہوتے ہیں ان کے حقوق غصب ہو رہے ہیں آپ ﷺ نے اس بارے میں فرمایا جو رشتے دار غریب مسکین ہے ان کو دینے کا اجر زیادہ ہیں ایک تو عبادت کا اجر ہو گا دوسرا رشتے کو نبھانے کا اجر ہو گا۔

قطع رحمی: دین سے جڑ کر رہنا اور اس کی سب سے بڑی وجہ دین سے دوری ہے ہمارے معاشرہ میں بنیادی وجہ جائیداد کا مسئلہ ہے سب سے زیادہ جھگڑے اسی بات پر ہوتے ہیں کے یہ باپ کا گھر ہے اس میں بھائی کا حصہ اور بہن کا حصہ اسی کی وجہ سے چند پیسوں کی وجہ سے اور چند گز زمین کے ٹکڑے کی خاطر ایک دوسرے سے قطع تعلق اختیار کر لیتے ہیں۔اگر کسی نے لڑکا یا لڑکی کا رشتہ مانگا تو رشتہ نہیں دیا تو اس وجہ سے آنا جانا ختم ہو جاتا ہے چھوٹی چھوٹی باتوں پر ناراضگیاں بڑھ جاتی ہیں۔

والدین کے بعد حسن سلوک کے مستحق رشتہ دار ہیں، اگر رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک روا رکھا جائے گا تو ہی معاشرہ امن کا گہوارہ اور ایک فلاحی معاشرہ کہلائے گا۔حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اس کے رزق میں کشادگی عطا ہو اور اس کی موت میں تاخیر ہو اور عمر میں اضافہ ہو تو اسے چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔[24]

إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا

جب بڑھاپے تک پہنچ جائیں تو انہیں اف تک نہ کہو بلکہ ان کے لئے محبت اور شفقت کے ساتھ جھکے رہو، اور ان کے لئے دعا گو رہو اے اللہ ان پر اس طرح رحم فرما جس طرح انہوں نے ہم پر بچپن میں رحم کیا۔(25)

"اسلامی معاشرے میں ایک مثالی خاندان کی تصویر، اس میں ماں باپ کی عزت اور وقار ایسا ہی ہونا چاہئے اس کے بعد باقی رشتوں کے ساتھ حسن سلوک کی باری آتی ہے۔" (26)

آپ ﷺ نے والدین کی خدمت کی بار بار تاکید کی اور اس سے روگردانی کرنے والے کے لئے سزا کی وعید بھی بتائی۔

صلہ رحمی پر مبنی اسلامی خاندانی نظام ایک ایسا اجتماعی نظام ہے جو مغربی تہذیب کے صلہ رحمی سے خاندانوں کے بہت سے مسائل سے نجات عطا کرتا ہے، معاشرے کو بہت سی خرابیوں سے بچاتا ہے جن میں آج مغربی معاشرہ مبتلا ہے وہاں پر ماں باپ کو بوڑھا ہونے پر اولڈ ہوم میں چھوڑ آتے ہیں۔

سوشل میڈیا اور جدید دور کے چیلنجز—خاندانی نظام پر اثرات:

موجودہ دور میں سوشل میڈیا اور جدید ٹیکنالوجی نے انسانی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ جہاں انٹرنیٹ اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز نے دنیا کو ایک گلوبل ولیج میں تبدیل کر دیا ہے، وہیں خاندانی تعلقات پر بھی نمایاں اثرات دیکھے گئے ہیں۔ آج کا انسان ورچوئل دنیا میں اتنا مصروف ہو چکا ہے کہ حقیقی زندگی کے تعلقات پسِ پشت چلے گئے ہیں۔ اسلامی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو ایک مضبوط خاندانی نظام معاشرتی استحکام کے لیے ناگزیر ہے، لیکن جدید دور کے چیلنجز نے اس نظام کو کمزور کر دیا ہے۔

سوشل میڈیا اور خاندانی روابط میں کمی:

سوشل میڈیا نے جہاں معلومات کے تبادلے کو آسان بنایا ہے، وہیں خاندانی تعلقات میں دوری بھی پیدا کر دی ہے۔ سوشل میڈیا کی دنیا میں نہ تو کوئی حدود و قیود ہیں اور نہ قاعدے قوانین، اس کی وجہ سے ہر ایک اپنے فرائض، تربیت و نصیحت سے غفلت برت رہا ہے۔ سوشل میڈیا نے تو صلہ رحمی جن میں عزیز، رشتہ دار شامل ہیں، ان سے بھی ملاقات کی روایت ختم کر دی۔ آج کی نسل رشتہ داروں کو تو نہیں جانتی، عید تہوار پر اور خاندانی تقریبات میں بھی جانا انہیں بوجھ لگتا ہے۔ یا اگر وہ چلے بھی جائیں تو موبائل کی دنیا میں ہی گم رہتے ہیں۔ موبائل فون کے ذریعے آسانی کے ساتھ پیغام، رسائی و برقی و کارٹونک پیغام نے اب صرف مختصر اَسلام دعا تک محدود کر دیا ہے۔

والدین اور بچوں کے درمیان فاصلہ:

جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے والدین اور بچوں کے درمیان براہ راست بات چیت کم ہو گئی ہے۔ بچے زیادہ تر وقت موبائل، ٹیبلٹ یا کمپیوٹر اسکرینز پر گزارتے ہیں، جس کی وجہ سے والدین کی نصیحت اور رہنمائی کا اثر کم ہو رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا

"اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔"[27]

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کی اخلاقی تربیت کریں، لیکن اگر والدین اور بچوں کے درمیان وقت کا اشتراک ہی نہ ہو تو تربیت ممکن نہیں رہتی۔

آن لائن محفوظ رہنے کے لئے خاص طور پر بچوں کی کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے اور اس معاملے میں والدین کو کتنا حساس ہونے کی ضرورت ہے۔ سوشل میڈیا کا استعمال تیزی سے بڑھ رہا ہے والدین کو چاہئے اپنے بچوں پر سخت نظر رکھیں اور اس بارے میں حساس رہے۔ اکثر دھوکے انٹرنیٹ کے نام پر ہوتے ہیں کبھی کسی اجنبی کے ساتھ نہ جائیں کوئی آپکو باہر ملنے کی کوشش کرے اپنے والدین کو بتائیں۔ والدین اپنے بچوں کے دوست بنیں انہیں اتنا قریب رکھیں کہ درمیان میں کوئی فاصلہ نا ہو جس سے بچے سوشل میڈیا کے اثرات سے بچ سکتے ہیں۔

میاں بیوی کے تعلقات پر اثرت:

میاں بیوی کے تعلقات میں سوشل میڈیا ایک بڑی رکاوٹ بنتا جا رہا ہے۔ جب ایک فریق سوشل میڈیا پر زیادہ وقت گزارتا ہے تو دوسرے فریق کو نظرانداز کیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے تعلقات میں سرد مہری آجاتی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّـقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

"اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو، اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت رکھی۔"[28]

سوشل میڈیا کی زیادتی کی وجہ سے یہ محبت اور سکون متاثر ہوتا جا رہا ہے۔

سوشل میڈیا کے استعمال میں احتیاط برتیں۔ کیونکہ ازدواجی رشتوں پر سوشل میڈیا کا برا اثر پڑ رہا ہے۔

ایسے لوگ جو شادی شدہ زندگی کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں یا ایک دوسرے کے ساتھ حق تلفی کرتے ہیں ایسے جوڑوں میں مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ والدین، اپنے بچوں کی شادی کر دیتے ہیں لیکن انہیں زندگی گذارنے کے آداب اور ایک دوسرے کے حقوق سے واقف نہیں کرواتے، جس کی وجہ سے میاں بیوی کے درمیان تنازعات پیدا ہوتے ہیں۔ لوگوں کو سوشل میڈیا کا استعمال کم کرنے چاہیے اور سوشل میڈیا کے زیادہ استعمال کی وجہ سے ہی لوگوں کی زندگیاں برباد ہو رہی ہیں۔

رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات میں کمی:

پہلے زمانے میں لوگ ایک دوسرے کے گھروں میں آتے جاتے اور میل جول رکھتے تھے، لیکن آج سوشل میڈیا نے ان ملاقاتوں کی جگہ لے لی ہے۔ لوگ حقیقی ملاقاتوں کے بجائے صرف آن لائن چیٹ اور ویڈیو کالز پر اکتفا کرتے ہیں، جس کی وجہ سے خاندانی روابط کمزور ہو رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

"جو شخص چاہتا ہے کہ اس کا رزق بڑھایا جائے اور اس کی عمر دراز ہو، وہ صلہ رحمی کرے۔"[29]

اسلامی تعلیمات پر عمل کر کے خاندانی نظام کو کیسے محفوظ بنایا جا سکتا ہے؟

سوشل میڈیا کے اس بڑھتے ہوئے استعمال سے زندگی کے ایک اور پہلو پر گہرے اثرات مرتب ہو رہے ہیں اور وہ آپس کے تعلقات ہیں۔ رشتہ داروں، تعلق داروں، دوست واحباب اور کولیگز میں اس کا بہت استعمال کیا جاتا ہے اور نہ صرف استعمال کیا جاتا ہے بلکہ اس کی اہمیت بھی بڑھتی جا رہی ہے۔

CC BY

تعلقات میں کمی آگئی ھے رشتے ناطے پھیکے پڑگئے ہیں، اپنے پرائے سبھی دور ہو گئے ہیں۔ انسان دنیا بھر کی خبر رکھتا ہے لیکن اپنے بہن، بھائیوں، رشتے داروں اور دوستوں کی خبر گیری کے لیئے اس کے پاس وقت نہیں ہے سوشل میڈیا کے جو نقصانات ہیں ان میں یہ سب سے بڑا نقصان ہے۔ ہر شخص فیس بک، ٹویٹر، واٹس ایپ کے معاملات کو محبت اور نفرت کا پیمانہ سمجھنے لگا ہے اور آپس کے تعلقات میں اسے بہت اہمیت دیتا ہے جو کہ قطعاً درست عمل نہیں ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم صرف اس ٹیکنالوجی کا فائدہ اٹھائیں نہ کہ اسے اپنی زندگی میں انسانوں سے بڑھ کر مقام دیں۔

قرآنی تعلیمات کو اپنانا:

خاندان کے تمام افراد کو قرآن و سنت کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ رشتے داروں کے حقوق ادا کیے جائے ان کی خوشی کی تقریبات میں شرکت کی جائے ان کی ضیافت کی جائے اگر کوئی رشتے دار بیمار ہو تو اس کی عیادت کی جائے اگر رشتے دار ضرورت مند ہو تو اس کی ضرورت پوری کی جائے ہر حالت میں باہمی محبت اور ہمدردی کا تعلق برقرار رکھا جائے۔ (30)

باہمی عزت و احترام :

میاں بیوی، والدین اور بچوں کے درمیان محبت اور عزت کا رویہ اپنانا ضروری ہے۔ تحریک آزادی نسواں نے عورتوں کو مظلوم قرار دیتے ہوئے خاندان کی ذمہ داریوں سے فرار کی راہ دکھائی ان عوامل کی بنا پر اب بچوں کی پرورش اور تربیت کے ادارے تباہی کی طرف رواں دواں ہیں، بچوں کا کوئی پرسان حال نہیں، نئی نسلیں ماں باپ کے بغیر پل رہی ہیں قدیم اجتماعیتوں اور خاندانوں کا نظام ختم ہورہا ہے۔

بردباری اور رواداری:

چھوٹے موٹے مسائل کو برداشت کرنے اور درگزر کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔ مرد کا بے جا رعب و دبدبہ بھی خاندان کے اندر دراڑیں ڈالنے کا سبب بنتا ہے۔

وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا

”وہ عورتیں جن سے تم کو نافرمانی یا بغاوت کا اندیشہ ہو ان کو (پہلے) نصیحت کرو۔ اور (اگر نہ مانیں تو) ان کو بستروں میں تنہا چھوڑ دو۔ اور اگر (پھر بھی وہ نہ مانیں تو) ان کو ہلکی جسمانی سزا دو۔ پھر اگر وہ تمہاری فرماں برداری کرنے لگیں تو ان پر ظلم کرنے کے راستے مت تلاش کرو(31)“

کسب معاش کے نام پر جب عورت نے گھر کو چھوڑا تو شوہر، بچے وہ خود ہی تباہ نہیں ہوئی بلکہ انسانی رشتے بھی اس ملازمت کی بھینٹ چڑھ گئے۔ عورت کو نام نہاد آزادی کے نام پر باہر نکالا گیا سویت یونین کے آخری صدر میخائل گورباچوف نے ایک کتاب: پروسٹر ائیکا" لکھی ہے، آج یہ کتاب ساری دنیا میں مشہور ہے اور شائع شدہ شکل میں موجود ہے اس کتاب میں گورباچوف نے عورتوں کے بارے میں (status of Women) کے نام سے ایک باب قائم کیا ہے اس میں صاف الفاظ میں لکھا ہے کہ

"مغرب سوسائٹی میں عورت کو گھر سے نکالا گیا اور اس کو باہر نکالنے کے نتیجے میں بے شک ہم نے کچھ معاشی فوائد حاصل کئے اور پیداوار میں کچھ اضافہ تو ہوا ہے لیکن خاندانی نظام تباہی سے دوچار ہوا ہے (32)

مناسب تربیت :

والدین کو چاہیے کہ بچوں کو اسلامی اقدار، اخلاقیات اور دین کی بنیادی تعلیمات سکھائیں۔ اگر تعلیم ہو اور دین اخلاق نہ ہو تو دنیا میں نہ عدل و انصاف ہو گا نہ راحت و سکون میسر ہو گا نہ آخرت کی زندگی سنورے گی۔ اگر ملک کی بہتر معشیت کے کارخانے اور نہ ہی سامان وتجارت کا نظم ہو اور نہ ہی تعلیم واخلاق تو کامیابی ادھوری ہو گی بلکہ معیشت میں عدم توازن پیدا ہو گا اور معاشرہ تنزلی کا شکار ہو گا تعلیم کے ساتھ دین واخلاق ضروری ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا! آپ اپنے اہل خاندان اور رشتے داروں کو دین اور نماز کی تلقین کیجئے اور جہنم کی آگ سے ڈرائیے۔

ارشادِ ربانی ہے

وَأَنْذِرْعَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ

"اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں۔"(33)

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا

CC BY

اور اپنے اہل وعیال کو نماز کا حکم دیجئے اور نماز پر قائم رہیئے۔[34]

اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت وتبلیغ کا کام اپنے خاندان، اپنے گھر والوں سے شروع کیا اس کے بعد آپ نے ان دیگر لوگوں کو اللہ کی وحدانیت کی طرف بولایا مسلم معاشرے میں بعض مسلمان ایسے ہیں جنہوں نے تعلیم تو حاصل کرلی مگر وہ نہیں جانتے کہ کلمہ طیبہ اور نماز کیا ہے سجدہ کیا ہے، رکوع کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے والدین نے ان کی تعلیم کی فکر تو کی مگر ان کے دین اور ایمان کی فکر نہیں کی اور نہ ہی ایمان کی فکر کی اور نہ ہی وہاں کے علماء اور دانشمندوں نے اس نئے نسل کے دین اور ایمان کی حفاظت کا احتمال کیا۔(35)

خاندانی نظام کی مضبوطی ہی ایک بہتر اور پر امن معاشرے کی بنیاد رکھتی ہے۔ اسلام نے اس حوالے سے مکمل رہنمائی فراہم کی ہے۔ اگر ہم قرآن وحدیث کی تعلیمات پر عمل کریں، باہمی محبت اور عزت کے اصولوں کو اپنائیں اور خاندانی روابط کو مستحکم کریں تو ہم نہ صرف اپنی زندگی کو بہتر بنا سکتے ہیں بلکہ ایک خوشحال اور مضبوط معاشرے کی تعمیر میں بھی اپنا کردار ادا کرسکے۔ بچوں کو رشتے داروں کے حقوق سے آگاہ کرے اور انہیں ہر رشتے کا احترام وادب سکھائیں۔

حوالہ جات

1. Universal Declaration of Human Right Artical16-3
2. Convenant on the Rights of the child and pre ambel , Universal Declaration of Human Raghts
3. Universal Declaration of Human Raghts ,Article,25-3
4. Universal Declaration of Human Right ,Article26-3,
5. Universal Declaration of Human Raghts ,Article, 25-26

6. القرآن، النحل، 16:80
7. خالد رحمن، سلیم منصور، عورت خاندان اور ہمارا معاشرہ (انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈی، اسلام آباد، 2007ء) ص، 47
8. القرآن 13:49
9. القرآن 30: 21
10. سنن ترمذی:103895.
11. جامع ترمذی، حدیث نمبر 1162
12. جامع ترمذی، حدیث نمبر 1161
13. القرآن 6:66
14. صحیح بخاری، 1358، صحیح مسلم 2658
15. صحیح البخاری: حدیث نمبر 1358، 154775.
16. القرآن 23:17
17. القرآن 24:17
18. سنن ترمذی:1899
19. سنن ترمذی:1900
20. صحیح بخاری:2654
21. خالد علوی، ڈاکٹر، اسلام کا معاشرتی نظام (الفیصل ناشران لاہور، 2005ء) ص، 68
22. لبقاعی، برہان الدین ابو الحسن ابراہیم بن عمر، نظم الدرر فی تناسب الآیات والسور، (المکتبۃ التجاریۃ، لمصطفی احمد باز، مکۃ المکرمہ، 1992ء)، ج5، ص، 176
23. القرطبی، ابو اعبداللہ محمد بن احمد، الجامع لاحکام القرآن، داراحیاء التراث العربی، 1985ء، ج5، ص، 2

24. الدمیاطی، المتبجر الرابح، فی چواب العمل الصالح، (مکتبہ النہضہ الحدیثیہ، مکۃ المکرمہ 1986ء، ص52
25. القرآن 24:17
26. صلاحی عبدالعظیم، صلہ رحمی اور خاندان کی شیرازہ بندی، (ادارہ علوم القرآن، علی گڑھ 2010ء) ص،85
27. القرآن 6:66
28. القرآن 30 : 21
29. صحیح بخاری: 5986: 5
30. خاندانی نظام، خطبہ جمعہ (5اپریل 2019)
31. القرآن 4 : 34
32. ماہنامہ محدث، (جے بلاک ماڈل ٹاؤن، لاہور، نومبر 2004) ص،54
33. القرآن 26: 214
34. القرآن 20 :132
35. دینی ماحول میں عصری تعلیم خطبہ جمعہ (14جون 2019)

cc BY